جناب عاؔصی کرنالی

نعت

راحتِ جاں کہاں سے ملتی ہے
اُسی جانِ جہاں سے ملتی ہے

جو بھی نعمت ہے دو جہانوں کی
ایک ہی آستاں سے ملتی ہے

وہ سبھی کے نبی ہیں اسکی دلیل
ہر زمان و مکاں سے ملتی ہے

سبز گنبد کی رفعتیں ، اللہ!
ایک حدِ لامکاں سے ملتی ہے

سیرۃ خاکِ طیبہ کیا ہو گی
صورۃ کہکشاں سے ملتی ہے

اب ہمارے چمن میں ہے وہ بہار
جس کی صورت خزاں سے ملتی ہے

جبکہ ہر خشک و تر کو شادابی
تیرے ابرِ رواں سے ملتی ہے

عشق بولا تو انکی نعت ہوئی
دل کی سرحد زباں سے ملتی ہے

میرے دل میں حضور بستے ہیں
یہ زمیں، آسماں سے ملتی ہے